

کتاب الامارہ

Page No.

Date: | |

باب الناس تبع لقریش ... ح

خلافت خاصہ ہے قریشی کے ساتھ خلافت وامارت کے
لیے قریشی ہونا اصل شرط ہے۔ اسی پر اجماع ہے

حضرت علیؓ کا فرمان الناس تبع لقریش فی الغیر والسر

اس میں خیر سے مراد اسلام اور شر سے مراد جاہلیت

اور خلافت آخری دنیا میں چلی رہی

حضرت علیؓ کے زمانہ میں ۱۰ سال خلافت رہی
اس سے مراد نبوت کی خلافت

باب اختلاف و تفرقہ ح

جب خلیفہ مرض الموت میں ہو تو اس کا دوسرے کو خلیفہ بنانا
اور نہ بنانا دونوں جائز ہے۔
اس لیے کہ حضرت علیؓ کے لیے بھی خلیفہ نہیں بنائے گئے

باب انہی عن طلب الامارۃ والحرص علیہ ح

علیؓ نے کہا ہے اگر کوئی تمہیں خلافت وامارت کا اہل ہے
اور وہ خلافت طلب کرتا ہے تو اس کے معاملے میں مدد نہیں کی جائے گی
اور اس کے لیے طلب کرنا صحیح نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی تمہیں مالی کے لیے خلافت طلب کرے تو ناپسند ہے
اور اگر عدل و انصاف قائم کرنے کے لیے طلب کرے تو ممنوع نہیں

حج باب کراہۃ الامارۃ بغیر ضرورت کی

علامہ نووی فرماتے ہیں یہ حدیث امارت سے بچنے کے لیے اصل ہے اور جو سنیوں اس کی اہلیت نہیں رکھتا اس کے لیے قیامت کے دن فزائم کی نذرانہ ہے۔
لیکن جو سنیوں اس کا اہل ہے اس کے لیے اجر ہے۔

حج باب فضیلة الامیر العادل - ح

احادیث میں عادل امیر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
اس کے لیے اجر بھی ہے۔

حج باب غلط تحریم الغلول ح

احادیث میں مال غنیمت میں ضیانت کرنے کو سخت حرام فرمایا ہے۔ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔
اور یہ کبیرہ گناہ میں سے ہے۔

حج باب فتح یرہدایا للعمال ح

صدقہ وصول کرنے والوں کو تحفہ قبول کرنا حرام ہے۔

عامل کے لیے اپنے کام کے دوران تحفہ قبول کرنا حرام نہیں کیونکہ وہ ہر ممکن ہے اس کام کی فوج سے آیا ہو لیکن نہیں لیا جائے۔

اور ہمارے وقت میں یہ ہے کہ بعض اوقات ہمارے دیپے والے کی سیل انہی کام کروانا ہوتا ہے یا بعض دوسرے غلط فہمی سے دیتے ہیں۔
البتہ اگر اسے وہ بدلے سے دے تا تھا تو درست ہے۔

حج باب وجوب طاعت الامراء فی غیر معصیۃ

غیر معصیت میں حاکم کی اطاعت کرنا واجب ہے اور گناہ
کے کاموں میں اطاعت کرنا حرام ہے
اس پر علماء کا اجماع ہے۔

تنگں ہو یا فراخی ہو خوشی ہو یا ناراضی تمام صورتوں
میں اطاعت کرنا واجب ہے۔

اگرچہ حاکم تم سے شب میں کم ہو تب بھی اطاعت واجب ہے

اول
حج باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء

جس کے پانچویں پہلے بیعت کرے اسے ہی پورا کرنا ہوگا۔
پہلے خلیفہ کی ہی اطاعت واجب ہوگی۔

حج باب الامر بالبر بالبر عن ظلم الولاہ

حاکم اگر ظلم کرے تو صبر کرنا صحیح ہے۔

حاکم اگر صبر نہ کرے گا تو اس سے زیادہ رہا تب بھی
اس کی اطاعت واجب ہوگی۔

حج باب وجوب ملازمت الجماعۃ

فتنوں کے ظہور کے وقت جماعت کے ساتھ رہنا واجب ہے۔

مسلمانوں کی جماعت سے ہمدرد جو ایک امیر کی اطاعت اور
فرمانبردار ہر متفق ہو۔

حج باب حکم میں طرف امر المسلمین وهو مجتمع

جو مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنے سے مار دینے کا حکم ہے
اور جو امیر کے خلاف بغاوت کرے اسے بھی قتل کر دینے کا
حکم ہے۔

حج باب وجوب الافکار علی الامراء

خلاف سرع امور میں حکام کے رد کرنے کے وجوب۔ کا حکم ہے
اور جب تک وہ نماز ادا کر رہے ہوں تو جہاد کرنے کا حکم ہے۔

حج باب حیا اللہ و سرارہم

بیز حاکم اسے کیا گیا جو تم سے صحبت کرے اور تم ان سے صحبت کرو

اگر کوئی فاسق حکمران یا امیر ہے تو جب تک وہ کسی گناہ کا کام
کا حکم نہ دے تو اس سے لڑنا تو نہ ماننا اس کی بغاوت کرنا
جائز نہیں۔

حج باب استحباب مباہلۃ ادا ماجلیس

جنگ کرنے کے ارادہ کے وقت امام کا ہر لشکر سے بیعت لینا مستحب

۶۔
صلح حدیبیہ کے وقت بعض حواری نے کہا کہ ۱۵۰۰ صحابہ کی
تعداد تھی اور بعض نے ۱۳۰۰ کہا ہے۔
لیکن اصل تعداد ۱۶۰۰ سے کچھ زیادہ تھی۔

علمہ لوی نے تطبیق فرمادی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۶۰۰ بیان کیا انہوں نے

کسر کو حذف کر کے بیان پیش کیا۔

اور صفحوں نے 1500 کیا انھوں نے کسر کو شامل کر کے بیان کیا اور صفحوں نے صحیح بیان کیا ان کو اصل تعداد کا علم نہیں تھا۔

یعنی لوگوں نے کیاں کے صوفے ہم بھی بیعت کی تھی۔ تو ان کی مراد قرار نہ ہونے پر بیعت کا ہے۔ نہ کہ ہر اصناموں۔

حج باب تحریم رجوع الکھاجر الی اسٹیطان وطنہ حج

کھاجر کا وطن ہجرت کو چھوڑنے کے بعد دوبارہ وطن بنانا حرام ہے

یہ صریح فتح مکہ سے پہلے تھی فتح مکہ کے بعد یہ منسوخ ہو گئی۔

اس لیے کہ اسلام غالب آ گیا تھا۔

پھر ہجرت کی ضرورت بھی ساقط ہو گئی۔

اس لیے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں

حج باب الکبا یعد بعد فتح مکہ علی الاسلام۔ حج

فتح مکہ کے بعد بیعت اسلام جہاد اور جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

اور جو وہ حضور نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں وہ اس لیے کہ

پہلے ہجرت جس مقصد سے کی جاتی تھی وہ مقصد نہیں رہا

کچھ بچا تو حضور نے منع فرمادیا۔

حج باب بیعۃ بیعۃ النساء

حصور علیہ السلام جب عورتوں سے بیعت لیتے تو بغیر عاتق
ہے یا تھو رکھ ہی لیتے۔

ان احادیث سے 2 باتیں پتہ چلیں۔

- ① عورت اگر پاٹھو میں پاٹھو دیکھے بغیر بیعت کرے تو جائز ہے۔
- ② عورتوں کی بیعت کے درمیان کوئی حائل ہو تو اس سے فرما لینا
ہر 2 کا۔

حج باب بیع علی الصبح والطاعة فیما استطاع الحج

حصور علیہ السلام نے فرمایا یا جب بھی بیعت کرے تو
استطاعت کی حد ضرور لگائے۔

یہ حصور علیہ السلام کا اپنی امت پر انبیائی شفقت
اور رحمت کی وجہ سے تھا۔ کہ کسی ایسی کوئی ایسی چیز
ایسے اوپر لازم نہ کرے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

حج باب ائمن ان سحا سیافر بالمصحف - الحج

جب کفاروں نے پاٹھو گرفتار ہوئے کہ ڈر ہو تو قرآن مجید
ساتھ لے کر کفار کے علاقہ میں سفر کرنا منع ہے۔

قرآن حکیم کے ساتھ دشمنوں کے علاقہ میں سفر کرنے کی ممانعت
اس وجہ سے ہے کہ خرافچہ اسے یہ نہ ہو کہ دشمن اس کی بے وفائی اور
اور بے حرمتی نہ کرے۔

اور اگر کسی بے ادب کمانڈر ایسے نہ ہو تو قرآن کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے۔

حج باب الحیل من تو اصفیٰ اذ خیر الیوم القیامۃ

ان اس میں گھوڑوں کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

گھوڑوں نے بیسائیوں پر خیر حیات تک بڑھا ہوا رہے گا جسے اس سے مراد جہاد حیات تک جاری رہے گا اور اس میں گھوڑوں کا استعمال بھی باقی رہے گا اور بہت سے کاموں میں یہ تمکا اور حجاج رہے گا۔

حج باب بکرہ من صفات الحیل

حصور علی سے علیہ السلام کو گھوڑوں میں سب سے ناپسند شکار تھا

شکار سے مراد وہ گھوڑا جس کے دائیں پاؤں اور بائیں پاؤں سفید ہوں

حج باب فہل الجہاد بالخروج فی سبیل اللہ

اسہ نقال نے فرمایا جہاد کرنے والے کو جس جنت میں داخل ہوں گا قاضی عیاض فرماتے ہیں اس میں دو احتمال ہیں۔

① جیسے ہی اسلحوں سے ہمارے قریب ہو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

② موت کے فوراً بعد جنت میں داخل ہوں گا مگر جب سابقین اولین کو جنت میں بغیر حساب کے داخل کیا جائے گا تو اس وقت انہیں بھی داخل فرما دیا جائے گا۔

حریث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد فرما کر لے کر حرمین میں لے آئے۔

حج باب فضل الشَّهادۃ فی سبیل اللہ حج

سہیر کو سہیر کہنے کی وجہ سے
اس لیے کہ ان کی روحیں حاضر اور زائرہ رہتی ہیں اس وجہ
سے سہیر کیا جاتا ہے ۔

بعض نے کیا کہ یہ دوسری قوم پر شہادت دینے کے لیے
سہیر کیا جاتا ہے ۔

حج باب فضل الغزوة والروحة فی سبیل اللہ حج

اللہ تعالیٰ کے اسے میں صبح و شام نکلنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے

صبح سے مراد دن کے اگلے صبح سے زوال تک اور
امومتہ سے مراد زوال سے دن کے آخری صبح تک

ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں گزارنا دنیا و مافیہا سے
بہتر ہے ۔

حج باب بیان ما اعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہد حج

جنت میں مجاہدوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے درجات تیار کیے ہیں ۔
پہر دو درجہ کے درمیان زمین و آسمان اتنا عظیم و عظیم ہے

قاضی عیاض فرماتے ہیں
اعمال ہیں کہ یہ درجات منزل ہو جس میں بعض بعض سے بلند

۳ باب من قتل فی سبیل اللہ کفرۃ خطایہ کح

جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا اس کے تمام خطایہ معاف ہو گئے سوائے ذین کے۔

۱۴ الدین - اس قول سے پتہ چلا کہ جتنا بڑے سے بڑا عمل کر لو وہ تمام گناہ کو معاف فرما دے گا۔
لیکن حقوق العباد کا معاملہ قسم نہیں ہوگا۔
یہ یا تو معاف کرانے سے یا ادا کرنے سے ہی قسم ہوگا۔

۳ باب فضل الجہاد والرباط کح

اس باب کی حدیث اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ
شہنشاہی اختیار کرنا افضل ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ شہنشاہی اختیار کرنی چاہیے یا سب کے ساتھ
رہنا چاہیے۔

مجموع کا قول یہی ہے کہ سب کے ساتھ رہ کر عبارت
کی جائے۔

اس لیے کہ اشیاء کرام سب کے ساتھ رہ کر عبارت

کئے گئے۔
اور اسکے اگر سب کے ساتھ رہ گئے تو جمع اور جماعت اور
جنازے وغیرہ میں شرکت ہوگی۔

الحج باب بیان ان ارواح المستغفرین فی الجنۃ

حدیث میں فرمایا گیا کہ مستغفر کی ارواح جنت میں ہیں
 تو اس سے تپتے جلتے ہیں۔
 جنت مخلوق اور موجود ہیں۔ اور یہی اہل سنت کا منہ ہے۔

معزز لکھتے ہیں کہ جنت موجود نہیں ہے بلکہ قیامت کے بعد
 اٹھائے جائے ہر جنت و دوزخ کو پیرا لیا جائے گا۔

اور مستغفران جسم اور روح دونوں کے ساتھ زندہ ہیں۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں ارواح باقی ہیں فنا نہیں ہوئی
 اچھی روحوں کو انعام دیا جائے گا اور بری روحوں کو عذاب۔

معزز لکھتے ہیں کہ روحوں کو فنا ہو جائیگا۔

روح کی تعریف وہ لطیف چیز جو پورے بدن میں سرایت کی ہوئی

بعض لوگوں نے کہا کہ نفس اور روح ایک ہی ہے۔

الحج باب بیان الرجلین یقتل احدهما

یہ باب ان دو آدمیوں کے بیان میں جن میں سے ایک دوسرے
 کو قتل کرے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ نے عرض کیا ایک تو قتل کرے جائے گی وجہ سے جنت میں جائے گا
 لیکن دوسرا جو قاتل ہے وہ کیوں جنت میں جائے گا۔
 فرمایا اللہ تعالیٰ اسی پر رحم فرمائے گا وہ اسلام لائے گا
 جہاد کرے گا تو سبیر ہوگا۔

حج باب من قبل کا فرائض و احکام

حضور علیؓ نے فرمایا۔

دو روزہ میں دو آدمیوں کا اجتماع اس طرح نہ ہوگا
کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نذرانہ پیش کرے۔
صحابہ نے عرض کیا کہ کون توڑ ہوگا؟ فرمایا وہ مسلمان جس نے کلمہ کو قتل کیا۔
اس حدیث سے بتلانا یہ ہے کہ وہ دونوں جمعہ میں اکٹھے ہوں گے۔
یہ منکر معاملہ ہے جسے کہ اگر ایک ساتھ جمعہ میں آجائے تو
کافر مسلم کو طعنہ دے گا۔
تو اللہ تعالیٰ ان دو طعنوں سے بھی مسلمان کی حفاظت فرمائے گا
اور اس کو کسی عیسوی جگہ پر آکر لے گا۔

حج باب حرمة ساء المجاہرین

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ مجاہدین کی وہ عورتیں
جنہیں اس نے چھوڑ دیا تو اس کی عزت کس جائے گی
اور اس کے ماں میں حیانت نہیں کی جائے گی۔

حج باب سقوط عرہن الجہاد عن المعزورین

اس باب میں یہ بتایا گیا کہ جو جہاد پر جا رہے ہیں
تو ان پر جہاد عرہن نہیں لیکن انہیں جہاد کا ثواب ملے گا
اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جہاد عرہن کفارہ ہے عرہن عین نہیں

حج باب ثبوت الجنة للصحیہ حج

اس میں صحیہ کے لئے جنت جنت کے ثبوت کو بیان کیا گیا ہے

یہ اس نسخہ کے لئے ہے جو اس کے قلم سے

حج باب من قائل تکون کلمۃ اللہ علی

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اعمال کا دار و مدار
نیت پر ہے اس کے قلم کو بلند کرنے کی نیت نیت ہے
عباد میں شرکت کی تو یہی ثواب ملے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف لڑائی اور جنگ اس کے اسلام میں
نہ مطلوب ہے اور نہ اس پر ثواب ہے۔

بلکہ وہ لڑائی جو اللہ کی کلمۃ اللہ کے لئے ہو وہ ہی بلیغ ثواب ہے

حج باب من قائل للرویا والسمع استحق النار

جو روایا گاری کے لئے یاد رکھا جائے کہ یہ لڑائی کے لئے وجمع کا مستحق ہے

جہاد میں اخلاص شرط اول ہے۔

حدیث میں غازی عالم اور صحیح سنی کی عزت بیان کی
اسلمی کہ انھوں نے روایا کی۔

حج باب بیاد قدر ثواب من غیر افتخار

غازی کو مال عنیت مل جائے تو اسے آخرت کے ثواب سے
دو تہائی اسی وقت مل جائے اور ایک تہائی باقی رہتا
دور اگر مال عنیت ملے تو ان کا ثواب پورا پورا باقی رہتا ہے

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے
اس نے مجاہدین کے لیے دنیا و آخرت کے دو دنیا اور اس
آخرت کا۔

دنیا کے انعام۔ جان و سلامت اور مال عنیت
اور آخرت کی۔ جنت

پس اگر مال عنیت مل گیا تو دو انعام مل گئے پس ایک بچا
اور اگر مال عنیت نہیں ملا تو اس کے بدلے آخرت میں آج ملے گا

حج باب قولہ علیہ السلام انی را اعمال بالنیاء۔

مسلمانوں کا اجماع ہے اس حدیث کی عظمت پر اور اس
کے کثیر فوائد پر۔

امام شافعی اور دوسرے لوگ اس حدیث کو اسلام کا ثبوت بھی کیا

امام شافعی فرماتے۔ یہ حدیث فقہ کے 70 بابوں میں داخل ہے
اور بعض لوگوں نے اسلام کا چوتھا ثبوت بھی فرما دیا

اس حدیث میں تین چیزیں ہیں کہ صحیح بخاری

امام بخاری نے اس حدیث کو بخاری میں سات جگہوں پر ذکر کیا

۳ باب از من مات ولم یغفر ۳

جو شخص جہاد کے بغیر اور جہاد کی دل میں اٹھنا کہے بغیر مر گیا
اس کی مہلت کے بارے میں یہ باب ہے۔

اسے یہ شخص کو حدیث میں فرمایا گیا کہ وہ نفاق کے شہسباز ہے۔

ٹوٹا اس کے اندر نفاق کا سبب پیدا ہو گیا اس لیے کہ جہاد جہاد سے
جہاد تھا اور دُعا منافقین کا عمل ہے۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: یہ حکم حضور ﷺ کے زمانہ مبارک کے ساتھ خاص ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی نے جہاد کے منہ کی
اور نہ کر سکا تو نہ کرنے کی وجہ سے وہ محال مہلت پر ہوا۔

۴ باب ثواب من حبسہ عن الغزوۃ ۴

جس آدمی کو جہاد سے بیماری یا کسی اور عذر نے روک لیا تو
حدیث میں فرمایا گیا کہ وہ جہاد کرنے والوں کے ثواب میں
شریک ہوگا۔

سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

اس بات پر اجماع ہے کہ امر حرام حضور ﷺ کی محرم تھی
حضور ﷺ کی حالت میں اور عزت عبادہ بن ہاشم کے
تکاح میں تھی

اس حدیث میں دو غزویں کا ذکر تھا جس میں سے پہلے غزوے میں
حضرت امر حرام کے شامل ہونے کی پیش گوئی حضور نے دی

اس حدیث میں حضرت معاویہ کا بھی شرف خاص بیان کیا گیا کیونکہ
سمندر میں جہاد کرنے والے وہ پہلے امیر اور سب سالار تھے۔

دوسرے غزوے کے تعلق سے متقدما اقوال یہ کہ وہ کیاں ہوا تھا
راجع قول میں یہ کہ وہ قسطنطنیہ کا پہلا غزوہ تھا۔

حج باب فضل الرباط فی سبیل اللہ کے

اللہ کی راہ میں پیرو دینے کی فضیلت کے بارے میں

حدیث میں ہے سرحد پر پیرو دینے والے کا ثواب اس کے مرنے کے بعد
میں اسے ملتا رہتا ہے۔ گویا یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ ہو جاتا ہے۔
اور وہ قبروں کے حضور فشتوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

یہ فضیلت مسلمان کے لیے ہی ہے غیر مسلم کے مرنے سے یہی اعمال مستم
ہو جاتے ہیں۔

باب بیان السیاق

اس باب میں سنیہ صفی اور علمی کا بیان ہوگا۔

حدیث پاک میں پانچ سنیہوں کا بیان ہوا اس میں ایک
یعنی سنیہ فی سبیل اللہ بہ حقیقی سنیہ ہے اور باقی چھ سنیہ

علمیہ جلال الدین سیوطی نے سنیہ حکمی کی تعداد 30 سے زیادہ
بیان فرمائی۔

علمیہ سنیہ کی 43 تعداد بیان کی

الہیہ سنیہ - حقیقی علمی کو بھی عمل نہیں دیا جائے گا اور نماز جنازہ میں
احناف - سنیہ علمی کو عمل نہیں دیا جائے گا اور نماز جنازہ میں

الہیہ سنیہ کی دلیل - حضرت جابر فرماتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیہ اعداء
میں سے کبھی کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

احناف کی دلیل - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیہ اعداء کی نماز جنازہ نہیں پڑھی

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی 7 مرتبہ نماز
جنازہ پڑھی۔

حضرت جابر کی روایت کا جواب - یہ حدیث ضعیف ہے۔

کسی روایت میں بھی اور اشباہہ کا ذکر نہیں ہوا۔ اس بات کو ترجیح

حج باب وقتل الرمی والحج علیہ حج

اس باب میں شراذری کا کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اس باب سے یہ بھی پتہ چلا کہ جہاد کے لئے شراذری بھی سیکھا جاسکتا ہے۔

جہاد میں سبیل اللہ کے لئے اللہ کی جنگ کو سیکھ کر پھولا جانا ملو و پھرو ہے۔

حج باب قولہ لا یجوز لکم الاثر ال طائفة۔۔۔

حصنہ اور کافران۔
سری امت کے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی
حج باب قیامت تک۔

یہ جماعت یا توفیقاً دے دی جماعت ہو یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر
کے ہیں۔

جب قیامت قائم ہوگی تو وہ 4 سال سے زیادہ عمر والے نہیں ہوں گی۔

قیامت قائم ہونے تک یعنی حج باب قیامت تک۔

امام بخاری کا لئے نزدیک جماعت سے مراد اہل علم ہے
امام احمد بن حنبل کے نزدیک محدثین مراد ہے۔

حج باب مراعاة مصلیٰ العذاب فی السفر الحج

۵ جب جانور کو سفر پر لے جائے اور خوشگالی ہو تو جانوروں کو دن میں چلا دے اور سفر کے درمیان بھی جانور کو گھاس چرے چرائے۔

اور اگر قحط سال ہو تو کم سفر کرے اور جانور کو سفر سے پہلے ہی اچھی طرح کھلائے۔

اور یہ بیان کیا گیا کہ جانور جب رات کو رکے تو رخصت کر اسے میں نہ سوئے اس لیے کہ وہ حسرات اور رنج کی جگہ پہنچے۔

حج باب السفر قطعۃ من العذاب الحج

سفر کو ملزاج کا ٹکڑا اس وجہ سے کیا گیا کہ اس میں مسکت نہ ہو

اور یہ بیان کیا گیا کہ اپنے اہل کی طرف جانے میں جلدی کرے۔

حج باب کراہیۃ الطرف وهو الرخول لیلۃ الحج

دور کے سفر سے اپنا تک ٹھہرنا رات کے وقت نہ اڑے اور جب اڑے تو اطلاع دے دے۔

کتاب الصید

Page No.

Date: 21/02/21

باب الصید باز کلا - المعلومہ

سنگار وحشی جانور کو کہتے ہیں اور وہ بغیر حیلہ کے بلکہ انجانیاں ہو کر
بسیار اچھے پرندہ کر چھوڑا ہو
سنگاریاں کہتے ہیں سنگار کرنا جانور پر ہے۔
صید شرار لگانے سے کہتے ہیں۔

① وہ کتاب یا باز سے دھایا ہوا ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ
وہ سنگار اپنے لئے نہ کرے ہم بلکہ مالک کے لئے کرے

② دوسری طرح سے کہتے ہیں کہ چھوڑا ہو

③ اس کہتے ہیں کہ وہ شرار سے علم کتاب سے کہتے ہیں۔

۴ احرام کی حالت میں سنگار کرنا جائز نہیں

امام شافعی کے نزدیک سنگار کو بسم اللہ پرندہ کر چھوڑنا سنت ہے۔

امام اعظم کے نزدیک بسم اللہ پر ہونا واجب ہے۔

۲ باب اذا غاب عنه الصبي

شمار غائب ہو جائے جب تک کہ بچہ بچہ ہو تو مل جائے
تو کھالو۔

اگر بچہ آجائے تو اور بچہ نہ ہو تو مکروہ تنزیہی حرام ہے

یعنی لوگوں نے حرام کیا یہ ضعیف ہے۔

جب ضرر کا خوف ہوگا تو کھانا حرام ہوگا۔

۳ باب تحریم اکل کل دی غائب من السباع

ہر ایک دانستہ والے درندے اور بچے والے پرندے کا گوشت کھانا حرام ہے
ہماری علماء و فقہاء کے نزدیک۔

امام مالک افسی مکروہ قرار دیتے ہیں نہ کہ حرام

ان کے حکم کی وجہ سے کہ ان کے گوشت کے استعمال سے وسیع
انرا انسان کے اندر پیرا ہوئے کا اثر ہے۔

۴ باب اباۃ مساک البکر

اس باب پر اجماع ہے کہ سمٹری اور بی حیاء میں سے مسک
یعنی پھلی بار افاق حلال ہے۔

دیگر سمٹری جانور کے بارے میں اختلاف

اللہ کے لئے تمام بکری جانور حلال ہے امام شافعی۔ صرف سمٹری حرام ہے
احناف۔ پھلی کے علاوہ حلال نہیں۔

سمک طافی میں اختلاف

ائمہ ثلاثہ - سمک طافی حلال ہے -

امام اعظم - سمک طافی حرام ہے -

حج باب بحر میں اکل لحم الحمر الانسیہ

سبوروں میں پائے جانے والے بالٹو گدھے بار آفاق حرام ہے -

جنگلی گدھا بار آفاق حلال ہے -

ائمہ اربعہ اسلام میں سری گدھا بھی حلال تھا لیکن خیر کے دین اس کو بھی حرام قرار دیا -

حج باب فی اکل لحوم الخیل

سواغ و حنابلہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے -

فقہاء کی ایک جماعت مکروہ ہے امام

امام اعظم کی بھی ایسی رائے ہے مکروہ ہے اس کا کھانا و مال گنیفہ ہے

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اگر گھوڑے کھانے کے باہر گئے تو حمار میں گھوڑوں کی کھ پھو جائے گی -

حج باب اباحۃ الذنب

ائمہ ثلاثہ - گوہ کھانا مباح ہے -

امام اعظم - گوہ مکروہ ہے - مکروہ تنزیہی

حج باب اباحۃ الجراد حج نڈی کا مباح

نڈی کھانا حلال ہے اس پر اجماع ہے۔

نڈی اگر خورد ہی مباح۔ مرجائے، ثواب حلال ہوگا یا نہیں اختلاف
اللہ تبارک و تعالیٰ۔ جمہور فقہاء۔ کھانا حلال ہوگا خود سے بھی مرجائے تو
امام مالک۔ کھانا حلال نہیں ہے اگر خود سے مرجائے۔

دلیل امام مالک۔ حرمت علیکم المیتہ
دلیل جمہور۔ حریت دوسرا حلال ہے پھل اور نڈی

دلیل کا جواب۔ نہ مردار سے نڈی اور پھل خاص ہے۔
قرآن میں عام ہے اس سے یہ دو خاص ہے۔

حج باب اباحۃ الاشیئ بح

خمر گوس کھانا حلال ہے بالافقار

عمر بن خطاب۔ عکرمہ۔ ابن ابی لیلہ۔ خمر گوس کھانا مکروہ ہے

حج باب اباحۃ ما یستعان بہ علی الاططبار۔ حج

شکار کرنے اور دورے میں جن چیزوں کی ضرورت ہوئی ہے ان سے
مدد لینے کے جواز میں اور شکاری بھینے کی کراہت کے بیان

حدیث میں ہے ہمارے شکار کرنے سے منع کیا اس لیے اس کے ذریعے
شکار تو نہیں ہو گا لیکن آنگہ و غیرہ چھوٹ سکتی ہے۔

حج باب الامر باحسن الذبح والقتل وحکم یہ السقرۃ حج

اصح طریق سے ذبح اور قتل کرنے اور چھری بیکار نہ کرنے کا حکم ہے۔

اس باب میں یہ بتایا کہ کسی کی جان لینے کا معاملہ ہو خواہ انسان ہو جیسے قصاص وغیرہ یا جانور ہو جسے ذبح میں تو نرمی کرنے کا حکم ہے۔ جس سے اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو یعنی چھری پہلے سے بیکار رکھے۔

حج باب النحر عن صبر السہانہ حج

جانور کو بانڈھ کر مارنے کی صماغت کا بیان ہے

اس باب میں یہ بیان کیا کہ کسی جانور کو بانڈھ کر اس پر نیر اندازی کی مستحق کرنا یہ ناجائز اور گناہ ہے۔

کتاب المناہج

اس میں 4 لغتیں ہیں۔
① اُصْحَبِہ ② صَفِیَّہ ③ اَمَاجِی ④ اَمَاجِی

قربانی - مقصود اایام میں مقصودوں جانور کو بنیہ تقرب ذبح کرنا۔

قربان میں اختلاف ہے۔

امام اعظم - قربانی کا کرنا واجب ہے
انہ ثلاثہ - قربانی کرنا سنت ہے۔

انہ ثلاثہ کی دلیل - فرمان مصطفیٰ قربانی محبوبہ قرآن ہے قرآن مجید

امام اعظم کی دلیل - فضائل لربک وانحر - امر و جوب کے لئے ہے۔

حج باب وقت کا صحیح

نماز عید کے بعد قربانی کرنا بالافتاء جائز ہے۔
طلوع آفتاب سے پہلے کرنا بالافتاء ناجائز ہے۔

طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید سے پہلے قربانی کرنے میں اختلاف ہے۔

امام شافعی - طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید کی ہفتہ روقت گزر جائے
تو قربانی جائز ہے۔

امام مالک - جب تک خطبہ سے فارغ ہو کر امام خود نہ قربانی کرے۔

امام اعظم - حیضات دیکھنے میں طلوع فجر کے بعد اور مسافر میں
نماز عید کے بعد۔

امام مہاشی - قربانی کے ایام 4 دن ۶ (۱۰-۱۱-۱۲-۱۳)
اصناف - قربانی کے ایام 3 دن ۶ (۱۰-۱۱-۱۲)

حج باب سن الاضحية

قربانی کے جانوروں کی عمر کے بارے میں باب -

بالاقفاق، بھیر بکری دنبہ و غیرہ میں ایک سال سے کم عمر کا جانور دیج کرنا جائز نہیں۔ البتہ فقط دنبہ میں اجازت ہے کہ وہ چھ ماہ کا مہاشی دنبہ کیا جاسکتا ہے۔
لیکن تمام جانوروں میں ٹہنی ہونا ضروری ہے۔

ٹہنی - ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے کر -
اور گائے دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں داخل ہو جائے -
اور اونٹ پانچ سال کا ہو کر چھ سال میں داخل ہو جائے -
تو ان کو ٹہنی کہتے ہیں۔

حج باب اسکھا - الاضحية وذبحھا مباشرۃ بلا تکلیف - حج

قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور سیدھے ویکر لینے کے بیان میں۔

اگر کوئی عذر نہ ہو تو قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مستحب ہے۔
بغیر عذر کسی دوسرے کو وکیل بنانا درست نہیں۔

یا تو بغیر عذر وکیل بنا سکتا ہے مگر وقت قربانی اس کا موجود ہونا مستحب ہے۔

مسلمان کو دیکھ کر نہ کا وکیل بنانا کراہت درست ہے۔
اور کتابی کو وکیل بنانا کراہت کے ساتھ درست ہے۔
اور غیر مسلم کو وکیل بنانا جائز نہیں۔

سیلو والا جانور، مستحب ہے۔

حضرت امام علیؑ نے حصۃ الوداع کے موقع پر (۱۰۵) اونٹنے قربان کر دیے
اور ایک خوبصورت دلبہ بھی قربان کیا۔

اور حریت میں جو ابار سیاہی میں چلتا ہے سیاہی میں بیٹھتا ہے
سیاہی میں دیکھتا ہے۔
ان سب سے مراد یہ کہ اس کی ٹانگیں لکھو سیاہ ہو گئیں سیاہ ہو
اور آنکھیں سیاہ ہو۔

حضرت امام علیؑ نے ایک دنبہ ذبح فرمایا اور اس میں تمام امت کو
جمع کر دیا۔
سواغ اس سے اسٹیرائل کر دے تاکہ ایک ہی جانور تمام کے
جانب سے ادا ہو جائے گا۔

احناف - حضرت امام علیؑ نے جو متعدد افراد کو جمع فرمایا یہ جواب
میں جمع فرمایا نہ کہ وجوب کی ادائیگی میں۔
سب کی جانب سے واجب ادا نہیں ہوگا۔

رحی باب جو از الذبیح بکل ما افقر الہم الا السن والظفر - رح

ہر اس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جس سے خون بہہ جائے، سواغ
دانت ناخن اور ہڈی کے۔

پڑیوں سے ذبح کرنا درست نہیں اسلئے کہ یہ مجموعاً نجاست میں ملوث ہوتی ہیں۔

یا اس وجہ سے کہ پڑی سے اگر خراج کرے گا تو پڑی نابالغ ہو جائے گی۔
اس لیے کہ یہ حیثیت کی عزت ہے اس لیے اس کو خون سے بچانا ہوگا۔

ناخن سے قریب پڑ جائے گی مگر مکروہ ہے اس لیے کہ اس سے جا فوراً
کو تکلیف زیادہ ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ ناخن جسم سے اٹکے ہو
اگر جسم میں لگے ہوئے ناخن سے کراہے گا تو خراج درست نہیں ہوگا۔

۲ باب بیان ما کان من العفی عن کل لحوام الاضاحی بعد ثلاث - حج

ابتداءً اسلام میں تین دن کے بعد قربانیوں کے کھانے کی ممانعت اور جو اس
کلم کے مسوخ ہونے اور جو حد تک چاہے قربانی کا گوشت کھا دے رہے
کا جواز۔

ابتداءً اسلام میں قربانی کا گوشت ۳ دن کے بعد کھانے کو منع
کیا گیا تھا بعد حضور ﷺ نے اجازت فرمادی۔

بعض کہتے ہیں کہ ۳ دن کے بعد کھانے کی حرمت ابھی تھی۔
شاید ان تک ممانعت دعویٰ حدیث نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے کہا کہ پہلے بھی ممانعت تشریف لائی اور
اب بھی تشریف لائی ہے۔

الح باب الفرع والوسیرہ

فرع اور وسیرہ زمانہ جاہلیہ کے دو ذبیحوں کا نام تھا جو اپنے
بیٹوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔

فرع - وہ جانور جسے اونٹ کا مادہ کی اونٹوں کی نعرہ اور حسیہ خواہی
ہو جائے پر قربان کرنا تھا۔

وسیرہ - وہ اونٹ جسے اونٹوں کی تعداد کو مکمل ہو جائے پر اونٹ
کا ذبح کرنا تھا۔

ان دونوں جانوروں کو وہ نہ خود کھائے تھے اور نہ گھروالوں
کو کھلائے تھے۔

مکبر، ملکار، مدد، نون، ذبیحہ، ناچار، اور حرام ہے۔

الح باب نف من دخل علیہ سر ذی الحیۃ

یہ باب ہے اس بارے میں کہ جب ذی الحیۃ کی پیل تارخ ہو اور
اُسے کافر یا کافر کا ارادہ ہو تو اس کے لئے قربان کرنا
اپنے بالوں اور ناخنوں کو کٹوانا منع ہے۔

بعض فقہاء نے بال ناخن کو کٹنا ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔

احناف - ناخن و وسیرہ کا کٹنا حرام تو نہیں ہے لیکن وسیرہ نہیں ہے۔
بلکہ مستحب نہیں ہے کہ نہ کاٹے۔

حکمت یہ ہے کہ حجاج کے ساتھ مسابقت ہو جائے

حج باب ثریبہ الذبیح لعنہ و لعن فاعلہ

عزیرہ کی تعظیم کے لئے جانور ذبیحہ نام حرام ہے اور اس طرح کرنے والے پر لعنت ہے

حدیث میں روافض اور شیعہ کا رد ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلافت کی وصیت کی تھی۔

یہاں حضرت علی نے خود اس بات کا انکار کیا۔

والدین کو لعنت کرنے پر کامیابی ہے کہ انسان دوسرے انسان کے والدین کو برا بھلا کہے اور لعنت کرے تو جواب میں وہ اس کے والدین پر لعنت کرے گا تو گویا خود اپنے والدین پر لعنت کا سبب بنا۔

عزیرہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے۔

نرمین کے نشان چوری کا مطلب ہے
اسے میں جو منزل کی تعین کے لئے نشان لگائے جاوے گا اس
کو بدل دینا۔

یہ بھی ملعون ہے۔